New Era Magazine
NEW ERA MAGAZINE
سونے کا پنجرہ
از قلم لیس کے اعوان
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(Continue Novel)

سونے کا پنجرہ

از ایس۔کے۔اعوان

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

رات کا کھانا ماموں کی موجودگی میں تناول فرمایا

حیدر نے انکو تفصیلا بحرین کے حالات سے آگاہ کیا

پھر دونوں ماموں بھانجا پاکستانی سیاست پہ بات کرنے لگ گئے

اس موضوع پہ چوں کہ لڑکیوں کی دلچسپی کم تھی تو سب اپنے اپنے کام سمیٹ کر سونے کی تیاری کرنے لگیں۔۔

کچھ چارپائیاں صحن میں اور چھوٹو، حیدر ماموں چھت پہ چلے گئے

شہروں میں موجود چھوٹے چھوٹے گھروں میں صحن کم ہی ہوتے ہیں۔۔

اور یوں کھلی چھت پہ آسمان تلے سب آہستہ آہستہ باتیں کرتے ہوں ہاں میں جواب دیتے غنودگی میں چلے گئے۔۔۔

□□□□□□□□□□□□□□

ناشتے کے وقت حیدر کے لیئے اچھا خاصا انتظام کیا گیا

اسکے لاکھ انکار کے باوجود ماموں بازار سے کئی قسم کا ناشتہ لے کر آئے اور دونوں بہن بھائیوں کو کھلایا

حلوہ پوری، قتلمے، روغنی نان، چنے اور اپنے ہاں کی مشہور نہاری بھی

صحن میں موجود چار پائیاں اٹھا کر وہاں چٹائی بچھا دی گئی تھی۔

گھر کی دیواروں کے ساتھ رکھے گئے مختلف پھولوں کے گملے اور درمیان میں فرشی

نشست ہونے سے ایک سکون کا ساسماں تھا۔

صرف ایک فرد کی وجہ سے آج فریدہ کو بھی مہمان ہونے کا شرف بخشا گیا تھا۔

ممانی بظاہر خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرتی رہیں لیکن فریدہ بخوبی جانتی تھی کہ کسی بھی لمحے

انکے صبر کا پیمانہ لبریز ہو جائے گا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارے حیدر یہ لو نا۔۔۔ مٹھاس بھرے لہجے میں ممانی نے سالن کا ڈونگا حیدر کے

سامنے کیا۔

میرے بچے ناشتہ اچھے سے کرنا

مجھے شکایت نا ملے تمھاری ماں سے

برسوں بعد میرا بیٹا گھر آیا اور اسکی خبر گیری نا کی گئی۔۔۔

ارے نہیں امی ایسی نہیں ہیں۔۔ حیدر نے ہنس کر بات ٹالی

اسے ممانی کے ظاہری رویے میں کھوکھلے پن کا احساس ہو چکا تھا اس لیئے اس کو اپنا فیصلہ درست معلوم ہو رہا تھا۔۔

بہن بھائیوں سے دل کے رشتے مضبوط ہوں تو ان کی ایک جھلک اس ماحول کی کتھا سنا دیتی ہے

اور فریدہ تو تھی ہی گھر بھر کی لاڈلی

اسکا ڈرا سہما سا وجود حیدر کو بہت کچھ سمجھا رہا تھا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تاہم ایسا ہی ہوا, چند روز بعد حیدر نے فریدہ کو اپنی جاب کا بتایا جسکے سلسلے میں وہ یہاں آیا تھا

ممانی کے بظاہر مضبوط مگر اندر سے کمزور اصرار کا اُن کے فیصلے پر کچھ اثر نہ ہوا۔۔

اور اب وہ

اپنی کرائے والے مکان میں موجود تھے___

"بھائی"

ہاں بولو؟

حیدر نے اپنی بہن کے سوالیہ انداز کو جانچ کر دریافت کیا۔

آپ نے یہ سب کچھ میرے لیے کیا ہے نا؟

"فریدہ نے اپنے نئے "مکان" میں داخل ہوتے ہی حیدر سے سوال کیا____

"نہیں! میں نے یہ سب اپنی بہن اور اپنے لیے کیا ہے تمہیں کیا لگتا ہے تمہارا کھڑوس بھائی اتنا اچھا کیسے ہو گیا ہے؟ "

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حیدر نے اپنی بہن پر یہ ظاہر نہیں ہونے دیا کہ وہ اپنی ممانی کا اس کے ساتھ رویہ جان چکا تھا____بہر حال اس نے مذاق کے ساتھ اس بات کو ٹالنے میں عافیت سمجھی_

نئے کرائے کے مکان میں صرف دو کمرے, کچن, غسل خانہ وغیرہ موجود تھے

مکان کی حالت بھی اچھی تھی

رنگ وروغن سے مزین گھر اور پھولوں سے بھرے گملوں کی بہتات تھی

مکان اس لیے کہیے کیوں کہ "پیسوں سے مکان خریدے جاتے ہیں جب کہ ہمارے

اچھے رویے اس مکان کو ایک گھر بناتے ہیں"

اب اس مکان کے گھر بننے کے امکانات روشن ہو چکے تھے۔

اگلے چند روز تو کے گھر کو سیٹ کرنے میں ہی گزر گئے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایک کمرے میں حیدر کا سامان رکھا گیا اور دوسرے میں فریدہ کی رہائش کا انتظام کیا گیا

صحن میں موجود گملوں کو پینٹ کر کے انکو بھی تروتازہ کیا گیا۔۔

دونوں بہن بھائی نے مل کر سارا گھر دھو ڈالا

بحرین میں چوں کہ حیدر اپنا کام خود کرتا تھا اس لیئے اسکو کوئی مشکل نا ہوئی بلکہ اس کی

وجہ سے فریدہ کو بہت آسانی رہی۔۔

ورنہ وہ اکیلی بیمار پڑ جاتی

صفائی ستھرائی میں ہی چھٹیوں کے دن بیت گئے۔فریدہ کو میڈیکل کالج چھوڑنے کے بعد حیدر مارکیٹ کی طرف نکل جاتا روزگار کی تلاش میں

اور چند ہی روز بعد حیدر نے بھی ایک مارکیٹ میں کپڑوں کی دکان میں عارضی ملازمت حاصل کرلی تھی۔۔تاکہ اگر کہیں مزید اچھی پیشکش ہوئی تو وہ وہاں چلا جائے گا

ملازمت یا مزدوری کہیے۔۔بہرِ کیف یہ سب تو بہانہ ہے,,جب کہ "تجربہ" حاصل کرنا اور ایک گاہک سے کیسے پیش آیا جائے یہ سب کچھ سیکھنا اصل مدعا ہے۔(کیوں کہ حیدر یہاں پر اپنے ابو اور بھائی کے کہنے پر آیا تھا_بقول اُن کے حیدر کو تجربہ حاصل کرنا چاہیے_قبل اس کے کہ وہ اپنا نیا کاروبار شروع کرے_)

نئے کاروبار میں یعنی اپنے کاروبار میں بہت برکت ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضورِ پر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''سچا اور امانت دار تاجر انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔(ترمذی، کتاب البیوع، باب ماجاء فی التجار وتسمیۃ النبی صلی

اللہ علیہ وسلم ایاہم،۳/۵،الحدیث:۱۲۱۲)

حیدر اور فریدہ کے یوں اچانک کرائے کے مکان میں رہنے پر تو ممانی بھی ششدر رہ چکی تھیں_سچ کہیے تو ان کا من جیسے شش و پنج کے اُس گہرے سمندر میں غوطہ زن تھا جہاں سے کسی ناخدا کا گزرنا بھی کٹھن تھا_یوں اچانک حیدر کا الگ مکان میں رہنا جیسے اُن کی بیٹی کے روشن مستقبل میں روڑے اٹکانے کے مترادف تھا۔۔بہر حال جو بھی کہیں ممانی جی بھی کوئی کچی کھلاڑی نہ تھیں کہ ہار مان جائیں۔

"امی کیا ہوا کن سوچوں میں گم ہیں؟"

ہادیہ نے اپنی ماں کو سوچوں کے جہان میں دور دراز تک سفر کرتے ہوئے پایا تو گویا ہوئی_

"کچھ نہیں بیٹا،میں تو یہی سوچ رہی ہوں کہ آخر فریدہ اور اس کے بھائی کو ایسی کیا پڑی

تھی کہ ہمارا گھر بھی اُن لوگوں کو چھوٹا محسوس ہوا؟"

"کیا کہہ سکتے ہیں، اب کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت"

ہادیہ نے اپنی طرف سے ذو معنی جملہ کسا تاہم اس کی ماں نے اپنی سوچوں کے دریچوں کے آنگن میں بسیرا رکھنے کو ترجیح دی۔۔

^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^^

"السلام علیکم امی" عافیہ نے اندر آتے ہی حسبِ سنت سلام کیا "وعلیکم السلام میری بچی واپس آ گئیں خیر خیریت سے کھانا لگاؤں اپنی بیٹی کے لیے؟" شہناز بیگم کے لہجے میں صاف فکر مندی محسوس کی جا سکتی تھی۔۔

"جی امی بالکل ٹھیک ہوں۔۔ہاں نا کھانا لگایئے تب تک میں فریش ہو لوں۔۔

عافیہ نے جواب دیا اور بیگ کو کندھے سے اتارنے میں "عافیت" سمجھی۔۔

کھانا گرم کرتے ہوئے شہناز بیگم کے دل میں کئی سوالات تھے اور کئی پریشانیاں تھیں کیوں کہ اس معاشرے میں ایک جوان بیٹی کی ماں ہونے کے ساتھ ساتھ ایک بیوہ ہونا انتہائی کٹھن مرحلہ ہے۔۔ظالم سماج تب تک جینے کا حق دے گا جب تک آپ کے والد

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یا بھائی آپ کی ڈھال بنے رہیں گے,, بصورتِ دیگر یہاں انسانی شکل میں کئی بھیڑیا نما کردار بستے ہیں_

"امی آپ اتنی پریشان کیوں نظر آرہی ہیں! سب خیریت ہے نا؟"

عافیہ نے کھانا کھانے سے قبل اپنی ماں کے چہرے پر اندوہ(غم,پریشانی) کے اثرات جانچ کر سوال کیا_چناں چہ ماں جی نے ساری روداد گوش گزار کر دی_

"امی آپ فکر نہیں کریں۔۔اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہیں نا۔۔پھر کیوں فکر مند ہوتی ہیں؟جب تمام کائنات کا پیٹ پالنے والے رب ہمارے ساتھ ہیں تو ہمیں فکر کرنے کی کیا ضرورت ہے؟فکر تو وہ کریں جن کا کوئی وارث نہیں ہوتا۔۔ہمارے ساتھ تو اللہ تعالیٰ ہیں نا۔۔ابو جی چلے گئے مانتی ہوں ہماری زندگی پر بہت اثر پڑا ہے۔۔مگر یہ ماننا ہوگا کہ وہ ہمارا اللہ تعالیٰ کی جانب سے عارضی سہارا تھے۔۔جب کہ اللہ تعالیٰ خود دائمی سہارا ہیں"

ماں جی نے اپنی بیٹی کے یقین کو دل سے سراہا اور اپنی بیٹی کے اچھے نصیب کی دعا کی۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡♡

کفایت حسین صاحب اپنی بھابی اور فوت شدہ بھائی کا مال اپنے کاروبار کو چمکانے میں لگا چکے تھے اس سوچ سے ماورا کہ کوئی انصاف کرنے والی ہستی موجود ہے۔۔

اے ایمان والو آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ مگر یہ کہ کوئی سودا تمہاری باہمی رضامندی کا ہو اور اپنی جانیں قتل نہ کرو بے شک اللہ تم پر مہربان ہے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سورہ النساء آیت 29

رات روشنی کو چند گھنٹوں کے لیے پسِ پردہ کر کے اپنا جلوہ دکھانے کو سرگرداں تھی,, تبھی کفایت حسین کے گھر کے باہر دستک ہوئی۔

"ٹھک ٹھک ٹھک" دروازے پر دستک کی آواز سنی تو کفایت صاحب کے ملازم نے جا کر دروازے پر دیکھا۔۔۔

"صاحب جی فیکٹری کا مینجر آپ سے ملنے آیا ہے"

ملازم نے بصدِ احترام پیغام پہنچایا۔

"خیر ہو رات کے اس وقت کون سی مصیبت آن پہنچی ہے۔۔

وہ گھڑی پر وقت دیکھتے ہوئے اٹھے"

"سر جی آپ تک کچھ اہم بات پہنچانی تھی_"

مینجر (منشی) نے کفایت حسین صاحب یعنی اپنے مالک کو سامنے آتا دیکھ کر بات شروع کی۔

"ہاں بولو کیا بات ہے؟"

انہوں نے بیٹھتے ہوئے سوال کیا اور ہمیشہ کی طرح انداز میں قدرے نخوت (خود پسندی) کا عنصر نمایاں تھا_

"ہماری کمپنی کو بہت بڑا نقصان اٹھانا پڑ سکتا ہے اگر نئے آدمیوں کو بھرتی نہیں کیا گیا کیوں پچھلے چند روز سے پرانے مزدور نرخ بڑھانے پر زور دے رہے تھے جس کی وجہ سے ہمیں ان کو فارغ کرنا پڑا,,جب کہ !

وہ بات کرتے کرتے رکا"

"کیا کہنا چاہتے ہو مکمل بات کرو؟؟"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہمیں دن اور رات کے وقت کام کرنے والوں کی تعداد میں بھی پچیس لوگوں کا اضافہ کرنا ہو گا اسی صورت میں کمپنی کو نقصان ہونے سے بچایا جا سکتا ہے"

مینجر نے ڈرے سہمے انداز میں بات کی کیوں کہ وہ کفایت حسین کے رویے سے بخوبی واقف تھا_

"ہاں تو نئے آدمیوں کو بھرتی کرو مجھ سے کیا پوچھ رہے ہو؟ تمہیں جو کرنا ہے جلدی

کرو_ مجھے کسی قسم کی بری خبر سے آگاہ مت کرنا اور امید کرتا ہوں تم بہتر طریقہ سے جانتے ہو گے کہ میں کبھی گھاٹے کے سودے پر اکتفا نہیں کیا کرتا"

کفایت صاحب نے اپنے روایتی انداز میں مینجر کو تنبیہ کی اور جانے کا اشارہ کیا۔

لیکن وہ فقط دنیاوی نفع نقصان دیکھ رہا تھا

ابدی زندگی میں کس قدر نقصان میں تھا اسے اندازہ نہیں رہا

◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇

معمولاتِ زندگی اور معاملاتِ حیات موجودہ صورت میں ایک عام تسلسل کی طرح جاری تھے_ مگر یہ تسلسل کب تک جاری رہ پاتا؟۔۔ کیوں کہ ایک عام انسان کی زندگی میں خوشیاں کسی پانچ دس سیکنڈ کی تشہیر کی سی ہیں,, جن کی عمر بہت قلیل ہوتی ہے_

"اچھا بھائی میں چلتا ہوں" حیدر نے کپڑوں کے مارکیٹ کے مالک سے اجازت چاہی

(بھائی اس لیے کہا کیوں کہ وہ اس کے ہم عمر تھے)

"جی بھائی خیریت سے رہو اور کل جلدی آنا کیوں کہ کل لاہور سے کچھ سامان لانا ہے۔

فیصل آباد سے بھی کپڑے کے تھان آنے والے ہیں دو تین دن کام بڑھ جائے گا تو تم چھٹی نا کرنا

سمجھ گئے؟

جی جی سمجھ گیا ان شاءاللہ میں ضرور آوں گا

حیدر نے خدا حافظ کہا اور گھر کی راہ لی۔۔

راستے میں اچانک اسکی نگاہ گول گپے کے ٹھیلے پہ پڑی

تو فریدہ کے لیئے پیک کروا لیئے

ضروری نہیں بڑے بڑے اور مہنگے تحائف ہی ہوں تو خوشی ملتی ہے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کبھی کبھار یہ چھوٹی چھوٹی کھٹی میٹھی خوشیاں بھی آپکے رشتے پائیدار بنا دیتی ہیں

"بھائی آج آپ کافی دیر سے آئے ہیں خیریت ہے نا؟"

فریدہ نے حیدر کے اندر آتے ہی سوال کیا

"ہاں سب خیریت ہے وہ دراصل آج کچھ کام زیادہ تھا اسی وجہ سے دیر ہو گئی۔۔پہلے یہ پکڑو اور جلدی سے پلیٹ میں لاؤ

فریدہ نے جب گول گپے دیکھے

سچی بھائی؟؟"یو آر دا گریٹ"

"مسکے بعد میں پہلے انکو نکال کر لاؤ اور اس بار کھٹا پانی میرا "

"نہیں۔۔۔اس بار میرا! پچھلی بار بھی آپ نے ناانصافی کے ساتھ جگ کو ہی منہ لگا لیا تھا"

یہ کہتے فریدہ خوشی خوشی کچن میں گئی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تب تک حیدر تازہ دم ہونے چل دیا

کچھ دیر بعد دونوں بہن بھائی صحن میں موجود کرسیوں پہ بیٹھے سارے دن کا حال احوال ایک دوسرے کو بتا رہے تھے

,تم بتاؤ ٹھیک ہو؟اور پڑھائی کیسی جا رہی ہے؟"

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔
ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

"پڑھائی الحمدللہ بہت اچھی جا رہی ہے اور میں بالکل ٹھیک ہوں

یاد آیا!

"اماں کا فون آیا تھا۔۔بول رہی تھیں اس ہفتے کے آخر میں چکر لگائیں گی۔۔میری تو بات نہیں ہو پائی ٹھیک سے۔۔ایسا کرنا جب امی گاوں سے نکلیں مجھے بتا دینا بس سٹاپ سے لے آؤں گا"

یہ کہتے ہی حیدر نے پھرتی کا مظاہرہ کرتے فریدہ کی پلیٹ سے آخری گول گپہ اٹھایا اور باہر کی طرف دوڑ لگا دی

بھائیییی!!

●●●●●●●●●●

"امی دعا کیجیے گا کل میرا پہلا پرچہ ہے"

عافیہ نے پڑھتے پڑھتے امی سے کہا۔۔

"ضرور میرا بچہ میری تمام تر دعائیں تمہارے ساتھ ہیں, اللہ تعالیٰ تمہیں کامیاب فرمائیں اور تمہارے نصیب اچھے کریں"

"آمین امی جی"

"جیتی رہو میری بچی"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ماں جی نے عافیہ کے چہرے پر بوسہ دیا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان کی بیٹی کی حفاظت فرمائیں۔

●●●●●●●●●●●●

بعض اوقات ہمارے دل کے کسی کونے میں شاید ہونے والے کسی ناخوشگوار واقعے کی بھنک پڑ جاتی ہے اور دل ڈر سا جاتا ہے_ بالکل اسی طرح اُن کا دل بھی کسی انجانے خوف کے زیرِاثر تھا_ تاہم یہ خوف کس سانحے کی پیشگوئی کر رہا تھا وہ اِس سوچ سے نابلد اپنے رب کے حضور سجدہ ریز تھیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

♡♡♡♡♡♡

اگلے چند روز میں مینجر نے دن کے وقت کام کرنے والوں کو کمپنی میں ملازمت دی اور کفایت صاحب کو مطلع کیا_ جب کہ رات کے وقت کام کرنے والوں میں دو آدمیوں کی ابھی بھی ضرورت تھی_

●●●●●●●●

آج وہ گھر قدرے پہلے پہنچ رہا تھا جبھی راستے میں اس نے دو لڑکوں کو کسی لڑکی سے بدتمیزی کرتے ہوئے پایا

راستہ اتنا کوئی سنسان نہیں تھا۔۔

درختوں کی بہتات تھی اور اکا دکا گاڑیاں آجا رہی تھیں

تبھی انکو موقع مل گیا تھا چھیڑ خانی کا

بچاو۔۔۔بچاو۔۔۔

اکیڈمی سے واپسی پر مراد لینے آجاتا تھا اور آج وہ کسی دوست سے ضروری کام کے سلسلے میں ملنے چلا گیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تاخیر ہونے پہ کنزہ نے ازلی عقلمندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اکیلے گھر پہنچنے کا فیصلہ کرلیا بغیر اس سوچ کے کہ وقت کیا سے کیا ہو گیا ہے

اکیڈمی سے فاصلے پر ہی چند اوباش قسم کے لڑکوں نے پیچھا کرنا شروع کیا اور اب سنسان جگہ دیکھ کر آوازیں کسنے لگے

پہلے پہل تو کنزہ نے گھبراہٹ میں اپنی رفتار تیز کی اور بالآخر بھاگنے لگی

اسی گھبراہٹ میں پاؤں مڑا اور بیچ سڑک پہ کراہنے کے ساتھ ساتھ مدد کے لیئے بھی پکارنا شروع کر دیا

اس سے پہلے کہ وہ لڑکے کنزہ تک رسائی حاصل کرتے حیدر نے انہیں جالیا

"کون ہو تم لوگ اور کیوں تنگ کر رہے ہو"

حیدر کے اچانک پوچھنے پہ انہوں نے "تو کون، میں خوامخواہ" والی نظروں سے دیکھا

جبکہ سہارا پاتے ہی کنزہ تکلیف کی پرواہ کیئے بنا اٹھ کر حیدر کے پیچھے جا کھڑی ہوئی

"یہ۔۔۔یہ مجھے کب سے ہراساں کر رہے تھے"

کنزہ کا لہجہ دہشت زدہ تھا

اوئے ہٹ تو بیچ میں سے ورنہ!!

ورنہ کیا ہاں؟ کیا ورنہ

حیدر نے دبنگ لہجے میں کہا تو ان اوباش نوجوانوں کی سٹی گم ہوئی

"تمیز تہذیب سب بھلا چکے ہو تم لوگ شرم نام کی کوئی چیز نہیں کم از کم یوں ماں باپ

کا نام روشن کرنے سے تو گریز کرو"

سخت لہجے میں تنبیہ کرتے وہ پلٹا ہی تھا کہ پیچھے سے کسی لڑکے نے ہاتھ میں پکڑی سٹنگ کی بوتل مارنے کو ہوا میں لہرائی

کنزہ نے دیکھتے ہی چیخ کر حیدر کو پرے دھکیلا لیکن پھر بھی وہ کانچ کی بوتل حیدر کے بازو پہ اپنا کام دِکھا چکی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اتنے میں وہ لڑکے واپس بھاگ چکے تھے۔جب کہ اس روڈ پہ اب حیدر اور کنزہ بازو سے نکلتے خون کو روکنے کی تدبیر کرنے میں مصروف تھے۔

تکلیف کی شدت سے آنکھیں پانیوں سے بھر چکی تھی

ایک عرصہ ہو چکا تھا حیدر کو کسی بھی قسم کی تکلیف کا سامنا کیئے ہوئے۔اور اب اچانک یکدم وہ اس کیفیت سے نکلا۔

سر جھٹک کر اس تکلیف دہ احساس کو ختم کرنے کی کوشش کی۔

اور اٹھنے لگا۔۔

آپ آپ اس زخم میں کیسے گھر جائیں گے

اور میں کیا کروں گی یہاں

مغرب کی اذان ہو چکی تھی۔

سورج غروب ہو چکا تھا اور افق پہ پھیلا ہلکا ہلکا اندھیرا بہت کچھ سوچنے پہ مجبور کر رہا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE.com

پہلے آپ اس زخم کا کچھ کریں ہمت کر کے کنزہ نے آس پاس دیکھا اور ایک بلاک کی طرف کا اشارہ کیا

وہاں چل کر بیٹھیں

گو کہ اسے گھر سے بے انتہا دیر ہو چکی تھی۔ لیکن رابطے کا کوئی ذریعہ بھی تو نہیں تھا

حیدر نے اسکی پریشانی کو بھانپ لیا۔

بیٹھتے ہی اس نے جیب سے فون نکال کر کنزہ کو دیا کہ گھر رابطہ کر کے کسی کو آنے کا

کہے

جبکہ جیب میں موجود رومال سے خون روکنے کی کوشش کی۔

بھائی فون نہیں اٹھا رہا؟؟

نمبر ڈائل کرتے کرتے پریشانی سے جواب دیتے اس نے نیا نمبر ملایا

بیل جا رہی تھی اور کفایت حیسن نے پریشانی میں انجان نمبر سے آنے والی کال اٹھائی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بابا بابا میں اتنا کہتے ہی کنزہ رونے لگ گئی

ایک تو یہ لڑکیوں کا ہر بات پہ رونا

اکتا کر حیدر نے فون ہاتھ سے لیا

تعارف کروایا اور سرسری سا تمام واقعے کا ذکر کیا

جی جی ہم سڑک کے کنارے کھڑے ہیں آپ اکر انہیں لے جائیں

نہیں فکر نہیں کریں میں یہیں ہوں تب تک

یہ کہتے ہوئے حیدر نے فون بند کیا اور اپنی جگہ پہ کنزہ کو بیٹھنے کا کہا

آپ یہاں بیٹھیں میں آس پاس نظر دوڑاتا ہوں

بازو کی تکلیف بڑھتی جا رہی تھی۔جیسے وہ ہر ممکن حد تک نظر انداز کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

نہیں پلیز کہیں نہیں جائیں۔۔

دیکھیں بہن میں کہیں نہیں جارہا فقط یہاں کھڑے ہو کر آس پاس کا جائزہ لینے لگا ہوں۔

لفظ بہن سے تھوڑا تحفظ کا احساس ہوا تو وہ بیٹھ گئی۔۔۔

درحقیقت وہ فریدہ کو لیکر پریشان تھا۔

موبائل کبھی بھی بند ہو سکتا تھا۔اور یہاں پتہ نہیں مذید کتنی دیر لگے

وہ روزمارکیٹ پیدل ہی آتا جاتا تھا۔ایک دو جاننے والوں سے سیکنڈ ہینڈ بائیک کا کہہ رکھا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

گھر سے 45 منٹ کا راستہ تھا واک کرتے ہوئے کٹ جاتا تھا۔

کچھ ہی دیر گزری تھی کہ ایک گاڑی انکے پاس آکر رکی

کنزہ جو کہ انتظار کرتے کرتے گھٹنوں پہ سر رکھے بنا آواز آنسو بہا رہی تھی فوراً سے سر اٹھا کر روڈ کیطرف دیکھا اور بابا کو دیکھ کر انکی طرف لپکی۔

بابا۔۔۔ کنزہ نے لپک کر کفایت حسین کے سینے میں منہ دیا۔یوں جیسے بھرے میلے میں بچہ کھو جائے اور حواس باختہ اپنے والدین کو ڈھونڈے

جس بیتابی سے وہ انکو پا لینے کے بعد ملتا ہے وہی حالت کنزہ کی تھی

بیٹی ٹھیک تو ہو نا تم؟

باپ نے شفقت سے ہاتھ رکھا سر پہ اور تسلی دی

باپ کرپٹ ہو یا مفرور مجرم وہ اپنی اولاد کے لیئے ایک گھنی چھاؤں ہے۔

دنیا پھر اسکے لیئے خائن کے القابات لکھے یا قاتل کے اسکو تب تک فرق نہیں پڑتا جب تک وہ اپنی اولاد کی نظروں میں ہیرو ہے

جس دن وہ اولاد کی نظروں میں زیرو ہو جائے

اسی وقت وہ جیتے جی مر جاتا ہے۔

اور کفایت کبھی مرنا نہیں چاہتا تھا

اسکے تمام بہروپ دنیا والوں کے لیئے تھے

اپنی اولاد کے لیئے وہ ایک چھاؤں ایک گھنا درخت ایک ڈھال تھا جو ہر طوفان کو روکنے کی اس سے نپٹنے کی صلاحیت رکھتا تھا

جی حیدر صاحب

بیٹی کو گاڑی میں بیٹھنے کا کہہ کر وہ حیدر سے مصافحہ کرنے کو ہاتھ بڑھانے لگے جب حیدر کراہا

بازو کو ایک ہی زاویے پہ رکھے اسکو کافی وقت ہو چکا تھا۔ جسکی وجہ سے وہ سن ہو چکی

تھی

کیا ہوا بیٹا آپ ٹھیک ہیں؟

جی جی انکل میں ٹھیک ہوں بس زرا ہاتھا پائی کے دوران بازو زخمی ہوا۔۔

یہ سنتے ہی انہوں نے بضد ہوتے ہوئے حیدر کو گاڑی میں بٹھایا اور قریبی کلینک کی طرف گاڑی بڑھادی

قرب وجوار میں اللہ اکبر کی صدائیں گونج رہی تھیں۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡♡

فریدہ نے جب عشاء کی اذان سنی تو فورا فون کی طرف لپکی تاکہ آتے ہوئے فوٹو سٹیٹس کی دوکان سے نوٹس اٹھالائے

لیکن اسکا فون مسلسل سگنل پرابلم کی وجہ سے کام نہیں کررہا تھا

اب تو بھائی گھر کے لیئے نکل چکے ہوں گے

چلو کل کہہ دوں گی

یہ کہہ کر خود کلامی کرتے وہ غسل خانے کی طرف بڑھی۔تاکہ وضو کر کے فوراً نماز ادا کر سکے

♡♡♡♡

الھدیٰ کلینک میں ڈاکٹر زخم کا معائنہ کر کے مرہم پٹی کر رہا تھا۔

ایک انجیکشن لگا اور 3 دن کے لیئے دوائی دے کر احتیاطی تدابیر سے آگاہ کیا

ڈاکٹر صاحب دیکھیں ہڈی کو تو نقصان نہیں ہوا نا؟ کفایت حسین نے فکر مندی سے پوچھا آخر وہ ان کا محسن تھا۔جس نے انکی اور انکے خاندان کی عزت کی حفاظت کی اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر

نہیں نہیں پریشانی کی بات نہیں ہے

بس تاخیر ہونے کی بنا پہ کانچ کی وجہ سے سوزش کا شکار ہوئی ہے

لیکن میں نے کانچ نکال دیا ہے۔ان شاءاللہ تین چار دن میں یہ بالکل ٹھیک ہو جائیں گے

حیدر بستر سے اٹھ کھڑا ہوا۔ڈاکٹر سے الوداعی کلمات کہہ کر وہ کفایت حسین کیساتھ

کلینک سے باہر نکلا

ٹھیک ہے سر اب مجھے اجازت دیں

گھر والے انتظار کر رہے ہوں گے

ایسے کیسے برخوردار

آپ اپنا پتہ بتائیں ہم خود آپکو گھر چھوڑ کر آئیں گے

نہیں سر تکلف نہیں کریں۔۔یہیں قریب ہے میں چلا جاوں گا

اس کی خوددار طبیعت نے مزید احسان لینے سے گریز کیا۔کیوں کہ ڈاکٹر کی فیس بھی کفایت نے ہی ادا کی تھی۔

تکلف کیسا اپنی ہی سواری ہے

آو بیٹھو یہ کہہ کر انھوں نے فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولا اور خود ڈرائیونگ سیٹ سنبھال کر گاڑی بتائے گئے راستے پہ ڈال دی۔

♡♡♡♡♡♡

حیدر اپنے گھر دبے پاؤں سے داخل ہوا۔۔۔

اُسے گھر پہنچتے پہنچتے دس بج چکے تھے۔

حیدر کی خستہ حالت سے فریدہ کو کسی بری خبر کا ادراک ہوا۔۔

"بھائی کیا ہوا آج آپ نے آنے میں دیر کردی

خیریت ہے نا"

اور جب بازو پہ بندھی پٹی دیکھی تو مزید پریشان ہوگئی

بتائیں کیا ہوا

بلکہ بیٹھیں یہاں میں دودھ ہلدی لاتی ہوں

ارے رکو تو سہی ٹھیک ہوں میں بس چھوٹی سی چوٹ ہے

آؤ ادھر

جی تبھی پٹی باندھی ہوئی بس لا رہی ہوں 2 منٹ

اور جب نیم گرم دودھ ہلدی حیدر کے ہاتھ میں پکڑایا تو وہ بچوں کی مانند برے برے منہ بنا کر گھونٹ گھونٹ پیئے۔اور فریدہ کیسی تھانیدرانی کی طرح اس کے سر پہ کھڑی ہو کر پلا رہی تھی۔

اب بتائیں کیا ہوا۔۔

اور حیدر اسکو تمام روداد بتا رہا تھا

جسکو بڑے اشتیاق کی ساتھ سننے میں مگن تھی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسکے لیئے یہی کافی تھا

اسکا محافظ اسکا بھائی بخیر و عافیت سے اسکے سامنے بیٹھا تھا

♤♤♤♤♤♤♤

آج حیدر کو مارکیٹ میں کام کرتے کرتے چار ماہ کا عرصہ بیت چکا تھا اور اسی دوران اسے وہ سب کچھ سیکھنے کا بھرپور موقع ملا جس کی وجہ سے وہ یہاں آیا تھا۔

رات کے اندھیرے چھٹ چکے تھے اور دن سورج کے استقبال کے ساتھ نمودار ہو رہا

تھا تاہم اکثر خدا کی بستی کے بشر ارد گرد سے بے خبر سو رہے تھے جب کہ اِس لمحے وہ اپنے رب کے حضور اُن کی بڑائی کرنے میں مصروف تھا۔

نماز پڑھنے کے بعد اُس نے قرآن مجید کی تلاوت ترجمہ کے ساتھ کی..

ایک آیت کو پڑھتے ہوئے اس پر جیسے سکتہ طاری ہو گیا۔

اسے یوں لگا جیسے قرآن مجید نے عصرِ حاضر کی ساری حقیقت کا نچوڑ صرف ایک آیت میں بتلا دیا جسے وہ پڑھ رہا تھا۔

ترجمہ:

"اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (صرف) نرے رسول ہی تو ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے اور بھی بہت سے رسول گزر چکے ہیں سو اگر آپ کا انتقال ہو جائے یا شہید ہی ہو جائیں تو کیا تم لوگ الٹے پھر جاؤ گے"۔ آل عمران (144)

آج کے دور میں ہمارے پاس صرف وہی عادات واطوار ہوتے ہیں جو ہمارے آباؤ اجداد کرتے آرہے تھے۔

کسی نے اِن طور و طریق کی قید سے آزاد ہو کر بھلا تحقیق کرنے میں کہاں عافیت جانی؟

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بتائے گئے سیدھے راستے پر چلنا کس نے گوارا کیا؟

بصدِ معذرت سب نے پیچھے کی جانب قدم رکھنے کو ترجیح دی اور حکمِ الٰہی کو پسِ پردہ ڈال کر دنیا کی زوال کی زد میں آنے والی رنگینیوں میں مصروفِ عمل ہیں۔

سب کو بنا کوشش اور لگن کے ایک مسلمان بننا ہے بلکہ اب تو یہ کہیے کہ ایک مسلمان کہلوانا ہے

کیوں کہ موجودہ حالات کے پیشِ نظر یہ کہنا گراں گزرے گا مگر حقیقت سے جان بوجھ کر نابلد لوگ اِس بھید سے پردہ اٹھالیں کہ آج مسلمان بننے میں کوئی شوق وذوق نظر نہیں آتا جب کہ نمود و نمائش کو زیادہ ترجیح دی جاتی ہے۔

اور اکثریت تو صرف نام کی حد تک ایک مسلمان رہ چکے ہیں جن کے نزدیک اللہ تعالیٰ رحمدل ہیں اور بنا حساب کتاب کے بخشش فرمادیں گے مگر وہ یہ کیونکر بھول جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی بھی اقسام ہیں اور بیشک ان کی رحمت میں بھی انصاف پنہاں

ہوتا ہے جس سے پردہ اٹھانا تو در کنار ایک عام مسلمان کی سوچ و فہم کے طیور بھی وہاں تک پرواز نہ کر سکیں

اِن سب سوچوں کے بعد حیدر نے قرآن کریم پھر پڑھنا شروع کیا اور اپنے لیے اور امتِ مسلمہ کے لیے دعا کی۔

مارکیٹ (جہاں وہ کپڑوں والیں دکان میں ملازمت کرتا تھا) جاتے ہوئے راستے میں اس نے اپنی بہن کو کالج تک پہنچایا اور خود اپنی منزلِ مقصود کی جانب چل دیا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اگر تمہیں صحیح طرح کام نہیں آتا تو یہاں پر آنے کی کیا ضرورت تھی "

آج مارکیٹ کے مالک سیٹھ غضنفر نے دکانوں کا جائزہ لیا مگر اسی لمحے بد قسمتی سے حیدر نے ایک گاہک کو ناراض کر دیا جو کہ سیٹھ صاحب کے قریبی رشتے دار تھے مگر حیدر اس سب سے قطعاً آشنا نہ تھا۔

تاہم اپنے جذبات کو قابو میں رکھتے ہوئے انہوں نے حیدر کو تنبیہ کی۔۔

"مگر سیٹھ صاحب میں انہیں کیسے پچاس ہزار کی چیز آدھی قیمت پر فروخت کرنے پر رضامند ہوتا؟ جبکہ ہمیں منافع تو کیا سراسر خسارہ ہے

مخالف کی جانب سے غیر متوقع جواب پا کر سیٹھ صاحب آگ بگولہ ہو گئے اور فوراً اس دکان کے مالک کو بلوایا (جو سیٹھ صاحب کو کرائے کے پیسے دے کر یہ دکان چلا رہا تھا)

"سنتے ہو میاں! لگتا ہے آج کل مارکیٹ میں کچھ "گندہ مال" بھی سرِ عام نظر آنے لگا ہے اور تم تو جانتے ہو میں کتنا صفائی پسند آدمی ہوں"

سیٹھ صاحب نے احمد نذیر (دکان کے مالک) کی جانب دیکھ کر جملہ کسا۔۔

جب کہ احمد ان کا مطلب جلد نہ سمجھ پایا اور ان سے پوچھنے لگا

"خیر ہو سیٹھ صاحب کوئی غلطی ہو گئی مجھ سے؟ یقین کریں میں اپنی طرف سے صفائی کا مکمل خیال رکھتا ہوں"

وہ اب بھی نا سمجھی کے ملے جلے تاثرات سے گویا ہوا جب کہ دوسری جانب حیدر سب کچھ سمجھ چکا تھا اور اسے اپنی یہ ملازمت ہاتھوں سے نکلتی ہوئی محسوس ہوئی مگر اُس نے عزتِ نفس کو اول ترجیح دی۔۔

"سیدھی طرح بات کہوں تو اِس لڑکے کو آئندہ یہاں پر نہ دیکھوں"

انہوں نے حیدر کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

"مگر کیوں سیٹھ جی؟"

اس کے لہجے سے واضح حیرانگی دیکھی جاسکتی تھی۔

"کیوں کہ اسے ابھی "اخلاقیات" سیکھنے چاہییں مگر یہ یہاں ملازمت کرنے آیاہوا ہے"

سگریٹ سلگھاتے ہوئے جواب دیا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اگر آپ کے ہاں "اخلاقیات" کا دارومدار صرف اونچی ذات پات کے لوگوں کے ساتھ نرمی سے پیش آنا ہے تو مجھے یہ بتاتے ہوئے خوشی ہوگی کہ میں اس اخلاقیات کے درس سے فیض یاب نہیں ہوا"

احمد کے کچھ کہنے سے پہلے ہی حیدر نے جواب دیااور واپس گھر کی جانب جانے لگا مگر تب تک سیٹھ صاحب بھی اپنا "حکم نامہ" سنا کر جاچکے تھے اور دوسری جانب احمد نے

بھی حیدر کو روک کر ساری بات پوچھی۔

"اس سب کے بعد بھی اگر آپ کو لگتا ہے کہ مجھے یہاں رہنا چاہیے تو بہت معذرت! عزتِ نفس کا بظاہر گھاٹا سودا مجھے اس ملازمت سے کہیں زیادہ عزیز ہے جس کے کرنے سے پیسے تو مل سکیں گے مگر مجھے روزرات کو سونے سے پہلے اپنے ضمیر سے جنگ لڑنی پڑے گی۔۔اور ضمیر کی جنگ ہارنے سے بہتر ہے کہ میں اِس ملازمت کو خیر آباد کہہ دوں"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حیدر نے دوٹوک جواب دیا۔

"تم صحیح کہتے ہو عزتِ نفس ہر شے سے بڑھ کر ہے.. مگر مجھے تم ہمیشہ یاد رہو گے اور۔۔۔اور میں وعدہ کرتا ہوں کہ زندگی کے کسی موڑ پر کبھی میری ضرورت پیش آئی تو مجھے اپنے ساتھ پاؤ گے"

دونوں ایک دوسرے سے بغلگیر ہوئے اور حیدر الوداع کہتا ہوا واپس جا رہا تھا۔جاری

ہے

****

جاری ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews